سوال

(29) درختوں سے برکت حاصل کرنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

برصغیر پاک وہند میں بہت سے لوگ بعض درختوں کو متبرک جانتے ہیں، برکت حاصل کرنے کے لیے ان کے ساتھ دھاگے، رسیاں، کپڑے باندھتے ہیں نیز ان میں کیل وغیرہ گاڑھتے ہیں۔ کیا درختوں سے برکت حاصل کرنا درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درختوں سے برکت حاصل کرنے کا عمل زمانہ جاہلیت کے مشرکین کے عمل کی طرح ہے۔ قدیم گمراہ لوگ اس قسم کی حرکتیں کیا کرتے تھے۔ ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی طرف نکلے اور ہم ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، راستے میں ایک جگہ بیری کا درخت آیا جسے ذاتِ انواط کہا جاتا تھا، مشرکین وہاں مجاور بن کر بیٹھتے اور اپنے ہتھیار بھی وہاں برکت حاصل کرنے کے لیے لٹکاتے تھے، ہم نے بھی ایک بیری کے پاس سے گزرتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط بنا دیں جیسا کہ مشرکین کے لیے ہے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای:

(اللہ اکبر انہا السنن قلتم والذی نفسی بیدہ کما قالت بنواسرائیل لموسی: اجْعَل لَنَا إِلَـٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ سورة الأعراف آیة138، لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ ") (مسند احمد 218/5)

''اللہ اکبر! یہی تو سابقہ قوموں کے راستے ہیں، قسم اس ہستی کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم نے وہی بات کہی ہے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہی تھی: (ارشاد الہی ہے) ''ہمارے لیے ایسا ایک معبود بنا دیں جیسا اُن کے لیے ہے، آپ نے فرمایا: تم ایسی قوم ہو جو جہالت کا مظاہرہ کر رہے ہو۔'' (پھر فرمایا کہ) ضرور تم اگلی امتوں کے طریقوں پر چلو گے۔''

ایک اور روایت میں ہے:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب حنین کی طرف نکلے تو ایک درخت کے قریب سے گزرے، اس درخت کو ذات انواط کہتے تھے، اس میں مشرک لوگ اپنے ہتھیار برکت حاصل

کرنے کے لیے لٹکاتے تھے، توصحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کی: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط، جیساکہ مشرکین کا ایک ذات انواط ہے، مقرر کر دیجیے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(سبحان اللہ ہذا کما قال قوم موسی: ((اجْعَل لَّنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ)) والذی نفسی بیدہ لترکبن سنۃ من کان قبلکم) (ترمذي، الفتن، لترکبن سنن من کان قبلکم، ح: 2180)

''اللہ پاک ہے، یہ تو ویسی بات ہوئی جیسی موسیٰ کی قوم نے کہی: (اجْعَل لَّنَا إِلَٰهًا) ''یعنی ہمارے لیے ایک معبود بنا دے۔''قسم ہے پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم اپنے اگلوں کے افعال کے مرتکب ہوگے۔''

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ:

1۔ مشرکین اور جہلاء کی مشابہت ممنوع ہے۔

2۔ جس کام پر بنی اسرائیل کی مذمت کی گئی ہے اگر ویسا ہی کام یہ امت بھی کرے تو قابل مذمت ہے۔

3۔ جو چیز کسی غلط عمل و عقیدے کی طرف لے جانے والی ہو اس سے اجتناب بھی از بس ضروری ہے، (اسے سد الذرائع کا اصول بھی کہا جاتا ہے۔)

4۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوئی، ہم دیکھتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ، مشرکین اور جاہلوں کے طور طریقے مسلمانوں نے بھی اپنا لیے ہیں۔

5۔ شرک سے بچنے کے لیے انسان کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے، بسا اوقات آدمی کسی چیز کو اچھا سمجھتا اور سوچتا ہے کہ یہ چیز اسے اللہ تعالیٰ کے قریب کر دے گی در آں حالیکہ وہ چیز اس کے لیے بری ہوتی ہے، اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور اور اُس کی ناراضگی کے قریب کر دیتی ہے۔

اہل حق کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو متنبہ کریں تاکہ وہ مشرکانہ عقائد و اعمال سے محفوظ رہ سکیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

شرک اور خرافات، صفحہ: 114

محدث فتویٰ